پہلی اکائی

باب 1

تنوع کو سمجھنا
(Understanding Diversity)

اپنی کلاس کے کمرے میں اردگرد دیکھیے۔ کیا آپ کو کوئی ایسا ساتھی نظر آتا ہے جو بالکل آپ جیسا لگتا ہو؟ اس سبق میں آپ کو یہ بتایا جائے گا کہ لوگ بہت سی چیزوں کے معاملے میں ایک دوسرے سے الگ یا مختلف ہوتے ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ وہ الگ دکھائی دیتے ہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ مختلف علاقوں کے ہوں اور ان کا ثقافتی یا مذہبی پس منظر بھی مختلف ہو۔ اس قسم کے فرق ہماری زندگیوں کو کئی طرح سے مالا مال کرتے ہیں اور انھیں کافی دلچسپ بھی بناتے ہیں۔

یہ تمام لوگ جو ہر طرح کے پس منظر اور ہر مختلف تہذیبوں اور مذہبوں سے آتے ہیں ہندوستان کو اتنا دلچسپ اور گوناگوں یا متنوع بناتے ہیں۔ ہماری تہذیب کا یہ تنوع ہماری زندگی میں کس چیز کا اضافہ کرتی ہے؟ ہندوستان کیسے اس طرح کا ملک بنا؟ کیا ہر قسم کے اختلافات اس تنوع کا حصّہ ہیں؟ کیا تنوع وحدت کا حصّہ بھی ہو سکتا ہے؟ اس باب کو پڑھ کر آپ کچھ جوابات حاصل کر سکتے ہیں۔

تقریباً آپ کی عمر کے تین بچوں نے اوپر دکھائی گئی یہ تصویریں بنائی ہیں۔ بائیں جانب کی خالی جگہ پر آپ بھی ایک انسانی تصویر بنائیے۔ پھر دیکھیے کہ آپ کی بنائی ہوئی تصویر کسی دوسرے کی ڈرائنگ جیسی ہے یا نہیں؟ ممکن ہے کہ آپ کی بنائی ہوئی تصویر ان تینوں سے بالکل مختلف ہو، جبکہ ان تینوں تصویروں کو بھی آپ ایک دوسرے سے کافی مختلف دیکھ سکتے ہیں۔ ایسا اس لیے ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا تصویر بنانے کا

انداز علیٰحدہ ہوتا ہے۔ ہم صرف ایک دوسرے سے مختلف نظر نہیں آتے بلکہ زبان، ثقافتی پس منظر، مذہبی رسومات اور یہاں تک کہ تصویریں بنانے کے معاملے میں بھی الگ الگ ہیں۔

اپنے بارے میں درج ذیل معلومات خالی جگہوں میں بھریے:

جب میں باہر جاتا ہوں تو ______________ پہننا پسند کرتا ہوں۔

گھر میں میں ______________________ زبان میں بات کرتا ہوں۔

میرا پسندیدہ کھیل ________________ ______________ ہے۔

میں ________________________ کے بارے میں کتابیں پڑھنا پسند کرتا ہوں۔

اب اپنے استاد کی مدد سے یہ معلوم کیجیے آپ میں سے کتنوں کے جواب ایک جیسے ہیں۔ کیا کوئی دوسرا بچہ ہے جس کے جواب بالکل آپ کے جوابوں کی مانند ہیں؟ غالباً ایسا نہیں ہے۔ تاہم آپ میں سے بہت سے بچوں کے جواب ملتے جلتے ہوسکتے ہیں۔ کتنے بچے ایک ہی طرح کی کتاب پڑھنا پسند کرتے ہیں؟ آپ کی کلاس میں بچے کتنی مختلف زبانیں بولتے ہیں؟

اب تک آپ کو بہت سی ایسی باتوں کا پتہ چل گیا ہوگا جن میں آپ اپنے ہم جماعتوں کی طرح ہیں اور کچھ ایسی باتیں ہیں جن میں آپ ان سے جدا ہیں۔

دوست بنانا (Making Friends)

کیا آپ کا خیال ہے کہ آپ کے لیے کسی ایسے شخص سے دوستی کرنا آسان ہوگا جو آپ سے بالکل ہی مختلف ہو۔ درج ذیل کہانی کو پڑھیے اور اس کے بارے میں سوچیے:

میں نے اسے مذاق سمجھا تھا۔ یہ مذاق ایک ایسے بد حال لڑکے کے بارے میں تھا جو مصروف چوراہے پر جن پتھ کی ٹریفک لائٹوں کے پاس اخبار بیچتا تھا۔ میں جب بھی اپنی سائیکل پر سوار ہو کر وہاں سے گزرتا وہ لڑکا میرے پیچھے دوڑتا آتا۔ اس کے ہاتھ میں انگریزی کا ایک اخبار ہوتا تھا اور وہ چلا چلا کر ہندی اور انگریزی کے ملے جلے الفاظ میں شام کی خبروں کی سرخیاں سناتا تھا۔ اس بار میں نے فٹ پاتھ کے پاس رک کر اس سے ہندی کا اخبار مانگا۔ اس کا منھ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ ہندی جانتے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

میں نے پیسے دیتے ہوئے کہا، "بے شک"

" کیوں؟ تمھارا کیا خیال تھا؟"
وہ کچھ رکا اور بولا۔ "لیکن آپ تو کچھ .... کچھ انگریز لگتے ہیں"۔ کیا آپ کا مطلب ہے کہ آپ ہندی بھی پڑھ سکتے ہیں؟"
"بے شک میں پڑھ سکتا ہوں"۔ اس بار میں نے زرا بے صبری کے انداز میں کہا۔ "میں بول، لکھ اور پڑھ سکتا ہوں۔ اسکول میں میرا ایک مضمون ہندی بھی ہے"۔
"مضمون؟" اس نے پوچھا۔ "یہ کیا چیز ہے؟"
میں کسی ایسے انسان کو مضمون کے معنی کیسے سمجھائوں جو کبھی اسکول گیا ہی نہیں؟ "ہاں" میں نے کہنا شروع کیا۔ "یہ ایک ایسی چیز ہے......"۔ لیکن اتنے میں لائٹ ہو گئی اور میرے پیچھے ہارن سو گنی آواز سے بجنے لگے، اور میں بھی دوسری گاڑیوں کی طرح آگے بڑھ گیا۔

اگلے روز وہ پھر وہاں موجود تھا، مسکرا رہا تھا اور اس کے ہاتھ میں ہندی کا اخبار تھا۔ اس نے کہا "بھیا"، آپ کا اخبار یہ رہا۔ اب یہ بتائیے کہ یہ سبجیکٹ کیا چیز ہے؟ اس کی زبان سے یہ انگریزی لفظ کچھ اجنبی سا لگا۔ ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی انگریزی دوسرے معنی میں بولی گئی ہو جس کا قاعدہ کسی اور نے تیار کیا ہو۔
"ارے بھئی یہ پڑھنے لکھنے سے متعلق بس ایک چیز ہے۔ اب چونکہ بتی پھر لال ہو گئی تھی، میں نے اس سے پوچھا، "کیا تم کبھی اسکول گئے ہو؟ "کبھی نہیں" اس کا جواب تھا۔ پھر کچھ فخریہ انداز میں بولا۔ "میں نے اس وقت سے کام کرنا شروع کر دیا تھا جب میں اتنا سا تھا" اس نے میری سائیکل کی گدی سے خود کو ناپا۔ "شروع میں تو میری ماں میرے ساتھ آیا کرتی تھی لیکن اب یہ سب کچھ اکیلا ہی کرسکتا ہوں"۔ میں نے پوچھا۔
"اب تمھاری ماں کہاں ہے؟" لیکن بتی پھر ہری ہو گئی اور میں چل پڑا۔ میں نے اپنے پیچھے کہیں سے اسے چلاتے ہوئے سنا۔ "وہ اب سب کے ساتھ میرٹھ میں ہے......" اس کی باقی باتیں گاڑیوں کے شور میں سمجھ میں نہیں آئیں۔
اگلے روز اس نے بتایا "میرا نام سمیر ہے اور پھر شرماتے ہوئے پوچھا۔ "آپ کا نام کیا ہے؟" یہ حیرت کی بات تھی۔ میری سائیکل لڑکھڑا گئی۔ "میرا نام بھی سمیر ہے" میں نے جواب میں کہا۔ "کیا؟" اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ میں مسکرا کر بولا "ہاں" یہ ہنومان کے باپ کا دوسرا نام ہے، معلوم ہے تمھیں؟ "تو اب آپ سمیر ایک ہیں اور میں سمیر دو۔" اس نے فاتحانہ انداز میں کہا۔ میں نے جواب دیا "ہاں کچھ ایسا ہی ہے" اور پھر میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ "ہاتھ ملائو، سمیر نمبر دو!" اس نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں کچھ اس طرح رکھا جیسے کہ ایک چھوٹی سی چڑیا ہو۔ جوں ہی میں سائیکل سے روانہ ہوا، اس کے ہاتھ کی گرمی اب بھی محسوس ہو رہی تھی۔
اگلے روز اس کی معمول کی مسکراہٹ غائب تھی۔ اس نے کہا۔ "میرٹھ میں گڑبڑ ہے، بہت سے لوگ فسادات میں مارے جارہے ہیں۔" میں نے اخبار

کی سرخی دیکھی۔ فرقہ وارانہ فساد، آگ لگی ہوئی ہے۔ "لیکن سمیر ......"میں نے کہنا شروع کیا۔ اس نے جواب دیا"۔ میں مسلم سمیر ہوں۔ میرے تمام لوگ میرٹھ میں ہیں۔" اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور جب میں نے اس کے کندھے پر ھاتھ رکھا تو اس نے منھ اٹھا کر نہیں دیکھا۔

اگلے روز وہ چوراھے پر نہیں تھا۔ اس کے اگلے روز بھی نہیں آیا اور پھر کبھی بھی نہیں۔ انگریزی یا ھندی کا کوئی اخبار مجھے یہ نہیں بتا سکتا کہ میرا سمیر دو کہاں چلا گیا ھے۔

(بتیاں بدل گئیں، از پوائل سین گپتا)
(The Lights Changed By Poile Sengupta)

سمیر ایک اور سمیر دو کون سی تین باتوں میں ایک دوسرے سے مختلف تھے؟

کیا ان اختلافات نے انھیں دوست بننے سے روکا؟

جب کہ سمیر ایک انگریزی زبان سے زیادہ مانوس ہے، سمیر دو ہندی بولتا ہے۔ اگر چہ ان دونوں کو الگ الگ زبانوں میں زیادہ آسانی ہوتی ہے پھر بھی وہ ایک دوسرے سے بات چیت کر سکتے تھے۔ وہ دونوں یہ کوشش اس لیے کرتے تھے کہ یہ ان کے لیے سب سے زیادہ اہم بات تھی۔

سمیر ایک اور سمیر دو کے مذہبی اور ثقافتی پس منظر بھی مختلف ہیں۔ جہاں سمیر ایک ہندو ہے وہاں سمیر دو مسلمان ہے۔ اس طرح کے مختلف تمدنی اور مذہبی پس منظر اس تنوع کا ایک پہلو ہے۔

ان تہواروں کی فہرست بنائیے جو ان دونوں لڑکوں نے منائے ہوں گے۔

سمیر ایک:

سمیر دو:

کیا آپ کو کوئی ایسی صورت حال یاد ہے جس میں آپ نے خود سے بالکل مختلف انسان کو دوست بنایا ہو؟ ایک کہانی لکھیے جو اس صورت حال کو بیان کرے۔

مذہبی اور ثقافتی پس منظر کے علاوہ اور کیا باتیں تھیں جو سمیر ایک اور سمیر دو کو ایک دوسرے سے الگ کرتی ہیں۔ مثلاً سمیر ایک اسکول میں پڑھتا ہے جب کہ سمیر دو اخبار بیچتا ہے۔

بحث کیجیے

آپ کے خیال میں سمیر دو اسکول کیوں نہیں جاسکا؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اگر وہ اسکول جانا چاہتا تو اس کے لیے یہ آسان ہوتا؟ کیا آپ کی رائے میں یہ بات صحیح ہے کہ کچھ بچوں کو تو اسکول جانے کا موقع مل جاتا ہے اور کچھ کو نہیں؟

سمیر دو کو اسکول جانے کا موقع میسر نہ تھا۔ شاید آپ نے دیکھا ہوگا کہ آپ کے علاقے میں کئی لوگ غریب ہیں اور انھیں حسب ضرورت کھانا اور پہننا نصیب نہیں ہے۔ کئی بار تو انھیں رہنے کے لیے جگہ تک میسر نہیں ہوتی۔ یہ فرق ایسا نہیں ہے جو ہم پہلے دیکھ چکے ہیں۔ یہاں ہم فرق و اختلاف

کی نہیں بلکہ عدم مساوات کی بات کر رہے ہیں۔
عدم مساوات تب آتی ہے جب ایک شخص کو وہ وسائل اور مواقع حاصل نہیں ہوتے جو دوسروں کو میسر ہوتے ہیں۔

عدم مساوات کی ایک مثال ذات پات کا نظام ہے۔ اس کے مطابق سماج کاموں کے اعتبار سے گروہوں میں بٹا ہوا تھا۔ یہ تقسیم لوگوں کے کاموں یا پیشوں کی بنیاد پر تھی۔ انھیں اسی گروہ میں رہنا پڑتا تھا جو ان کے لیے مخصوص تھا۔ لہٰذا اگر کسی کے ماں باپ کمہار تھے تو ان کے بچے صرف کمہار ہی بن سکتے تھے اور کچھ نہیں۔ اس نظام کو ناقابل تبدیلی سمجھا جاتا تھا۔ اور چونکہ آپ کو اپنا پیشہ بدلنے کی اجازت نہیں تھی، اس لیے یہ ضروری نہیں سمجھا جاتا تھا کہ آپ اپنے پیشے میں کام آنے والے علم کے سوا کوئی دوسری چیز سیکھ سکیں۔ اس سے غیر برابری کی صورت پیدا ہوگی۔ اگلے ابواب میں آپ اس کے اور دوسری طرح کی عدم مساوات کے بارے میں پڑھیں گے۔

تنوع ہماری زندگیوں میں کس چیز کا اضافہ کرتا ہے؟
(What Does Diversity Add to Our Lives?)

جس طرح سمیر ایک اور سمیر دو دوست بنے بالکل اسی طرح ممکن ہے آپ کے بھی ایسے دوست ہوں جو آپ سے مختلف یا الگ ہوں۔ ہوسکتا ہے آپ نے ان کے گھروں میں طرح طرح کے کھانے کھائے ہوں، ان کے ساتھ مل کر تہوار منایا ہو، ان کے جیسے کپڑے پہننے کی کوشش آپ نے کی ہو اور ان میں سے کچھ دوستوں کی بعض زبانیں بھی سیکھی ہوں۔

ہندوستان کے مختلف حصوں کے ان کھانوں کی فہرست تیار کیجیے جو آپ کھا چکے ہیں۔
اپنی مادری زبان کے علاوہ ان زبانوں کی فہرست بنائیے جن کے آپ کم سے کم ایک یا دو الفاظ بول سکتے ہوں۔

شاید آپ مختلف جانوروں، لوگوں اور یہاں تک کہ بھوتوں وغیرہ کے بارے میں کہانیاں اور بہادری کارناموں کو سننا اور پڑھنا پسند کرتے ہوں۔ ہوسکتا ہے آپ کو خود کہانیاں بنانے میں بھی مزہ آتا ہو! بہت سے کم عمر لوگ اچھی کہانیاں پڑھ کر خوش ہوتے ہیں کیوں کہ اس سے ان کو نئی کہانیاں بنانے کے لیے خیالات مل جاتے ہیں۔ کہانیاں لکھنے والے لوگ ہر قسم کی مختلف جگہوں سے خیالات حاصل کرتے ہیں جیسے کتابیں، حقیقی زندگی اور ان کا اپنا تخیل۔
ہوسکتا ہے ان میں سے کچھ لوگ جنگلوں میں جانوروں کے قریب رہ چکے ہوں اور ان کو ان جانوروں کی لڑائیوں اور دوستی کے بارے میں لکھنا پسند ہو۔ کچھ دوسرے لکھنے والے ایسے بھی ہیں جنھوں نے راجاؤں اور رانیوں کے حالات

کے بارے میں پڑھا اور ان کی محبت اور وقار کی کہانیاں لکھیں۔ کچھ دوسرے لکھنے والے خود اپنے اسکول کے زمانے اور بچپن اور دوستوں کی یادوں میں گم ہوگئے۔ اور اُنھوں نے مختلف کارناموں کے قصے تحریر کیے۔

ذرا تصور کیجیے کہ وہ تمام قصہ گو اور مصنف جن کو آپ نے پڑھا اور جن کے بارے میں آپ نے سنا ہے، کسی ایسی جگہ رہنے پر مجبور ہو جائیں جہاں کے تمام لوگ صرف دو رنگوں کا یعنی سرخ اور سفید رنگ کا لباس پہنتے ہیں، سب ایک ہی قسم کا کھانا کھاتے ہیں (شاید آلو)۔ ایک ہی قسم کے دو جانوروں کی دیکھ بھال کرتے ہیں جیسے ہرن اور بلّی۔ اور تفریح کے لیے صرف سانپ سیڑھی کا کھیل کھیلتے ہیں۔ آپ کے خیال میں ایسے تجربات سے گزرنے والے لوگ کس قسم کی کہانیاں لکھیں گے؟

تصور کیجیے کہ آپ ایک مصنف اور مصور ہیں اور ایسی جگہ رہتے ہیں جن کا بیان اوپر کیا گیا ہے۔ یا تو آپ وہاں کی زندگی کے بارے میں کہانی لکھیں یا تصویر بنائیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایسی جگہ رہنے میں آپ کو لطف آئے گا؟ پانچ ایسی چیزوں کی فہرست بنائیے جن کی سب سے زیادہ کمی آپ وہاں رہنے پر محسوس کریں گے۔

ہندوستان میں تنوع
(Diversity in India)

ہندوستان بہت سی تنوعات کا ملک ہے۔ مثال کے طور پر یہاں بہت سی الگ الگ زبانیں بولی جاتی ہیں، کئی قسم کے کھانے کھائے جاتے ہیں، بہت سے تہوار منائے جاتے ہیں اور لوگ مختلف مذہبوں کو مانتے ہیں۔ لیکن اگر آپ اس بارے میں سوچیں تو دیکھیں گے کہ بہت سی ایسی چیزیں بھی یہاں کے لوگ کرتے ہیں جو ایک جیسی ہیں۔ بس فرق یہ ہے کہ ہم انھیں مختلف انداز میں کرتے ہیں۔

تنوع کی وضاحت کیسے کی جاتی ہے؟ (How do we Explain Diversity?)

دوسو سال پہلے یا یوں کہیے کہ ریل گاڑی، ہوائی جہاز، کار اور بس کے ہماری زندگی کا حصہ بننے سے بہت قبل لوگ دنیا کے ایک حصے سے دوسرے حصے تک کا سفر پانی کے جہازوں، گھوڑوں یا اونٹوں پر یا پیدل چل کر کیا کرتے تھے۔

اکثر وہ آباد ہونے کے لیے نئی سرزمینوں یا نئے مکامات یا تجارت کے لیے لوگوں کی تلاش میں جاتے تھے۔ چونکہ سفر میں بہت زیادہ وقت لگتا تھا اس لیے ایک جگہ پہنچنے کے بعد لوگ اکثر و بیشتر وہیں رہنے لگتے تھے۔ بہت سے دوسرے لوگ ایسے تھے جنہوں نے قحط اور خشک سالی کی بناء پر اپنے گھر چھوڑ دیئے کیونکہ کھانے کی قلت ہوگئی۔ کچھ لوگ کام کی

تلاش میں گھر چھوڑ کر چلے گئے اور کچھ جنگ کی وجہ سے گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔

جب کبھی ان لوگوں نے نئے مقامات پر بسنا شروع کیا، ان میں کچھ تبدیلیاں آنی شروع ہوئیں اور کبھی کبھی وہ اپنی پرانی ڈگر پر کام کرتے رہے۔ اس وجہ سے ان کی زبانیں، کھانا پینا، گانا بجانا، اور مذہب وغیرہ پرانی اور نئی چیزوں اور طریقوں کا ایک ملاجلا مرکب یا مجموعہ بن گیا۔ تہذیب و ثقافت کے اس باہمی میل جول کے سبب کچھ نئی اور مختلف چیزیں بن گئیں۔

کئی مقامات کی تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کی ثقافت اور زندگی کی تشکیل میں کتنے مختلف تہذیبی اثرات مددگار ثابت ہوئے۔ اس طرح دنیا کے کئی خطے اور علاقے اپنی منفرد تاریخ کی وجہ سے بہت پُرتنوع اور گونا گوں ہو گئے۔

اسی طرح تنوع اس وقت بھی وجود میں آنے لگتا ہے جب لوگ خود کو اس علاقے کے جغرافیائی حالات کے مطابق ڈھال لیتے ہیں جہاں وہ رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر سمندر کے قریب اور پہاڑی علاقوں کی رہائش میں بہت فرق ہے۔

کم از کم تین ایسے طریقے بتائیے جن کے ذریعے ہندوستان کے لوگ درج ذیل کام انجام دیتے ہیں۔
ممکنہ جوابوں میں سے کم سے کم ایک جواب مہیا کر دیا گیا ہے۔

لوگوں کے عبادت کرنے کے مختلف طور طریقے	بھجن یا نعت وغیرہ گا کر		
لوگوں کے شادی کرنے کے مختلف ڈھنگ		عدالت میں رجسٹر پر دستخط کر کے	
لوگوں کے لباس پہننے کے طریقے			منی پور میں عورتیں فانک (Fanek) پہنتی ہیں
ایک دوسرے سے دعاء سلام کرنے کے ڈھنگ		جھارکھنڈ میں بہت سے قبائلی ایک دوسرے کو ''جوہر'' کہہ کر سلام کرتے ہیں	
چاول پکانے کے مختلف طریقے	گوشت یا سبزیاں ڈال کر بریانی بنانا		

نہ صرف یہ کہ لوگوں کے لباس اور ان کی کھانے پینے کی عادتیں جدا جدا ہوتی ہیں بلکہ جو کام وہ کرتے ہیں وہ بھی الگ الگ قسم کے ہوتے ہیں۔ شہروں کے رہنے والے یہ آسانی سے بھول جاتے ہیں کہ لوگوں کی زندگی ان کے طبیعیاتی یا مادی ماحول سے کس طرح سے جُڑی ہوئی ہے۔ ایسا اس لیے ہے کہ شہروں میں رہنے والے لوگوں کو شاذونادر ہی اپنے اناج اور سبزیاں اگانی ہوتی ہیں۔ بلکہ وہ اپنے استعمال کے لیے غذا اور دیگر اشیاءِ ضرورت کی خریداری کے لیے بازار پر منحصر ہوتے ہیں۔

آیئے جاننے کی کوشش کریں جب ہم کہتے ہیں کہ کسی خطے کے تاریخی اور جغرافیائی عوامل اور عناصر وہاں کے تنوع پر اثر انداز ہوتے ہیں تو اس کا مطلب کیا ہے۔ ہم اپنے ملک کے دو الگ الگ حصوں کیرالا اور لدّاخ کے بارے میں پڑھ کر یہ معلوم کر سکتے ہیں۔

کسی ایٹلس میں ہندوستان کا نقشہ دیکھیے اور کیرالا اور لداخ کا پتہ لگائیے۔ کیا آپ ایسے تین طریقے بتا سکتے ہیں جن سے ان دونوں علاقوں کے محل وقوع مندرجہ ذیل پر اثر انداز ہوں گے؟

1۔ یہاں کے لوگوں کا کھانا پینا؛
2۔ یہاں کے لوگوں کا لباس یا پہناوا؛
3۔ ان کے کام یا پیشے؛

لداخ جموں وکشمیر کے مشرقی حصے میں ایک پہاڑی ریگستان ہے۔ بارش بالکل نہ ہونے اور سال کے بیشتر حصے میں برف سے ڈھکے رہنے کے باعث یہاں بہت ہی کم کھیتی باڑی کی جاسکتی ہے۔ اس علاقے میں بہت کم قسموں کے درخت اُگ سکتے ہیں۔ پینے کے پانی کے لیے لوگ گرمی کے موسم میں پگھلتی برف پر انحصار کرتے ہیں۔

لوگ خاص نسل کی بھیڑیں پالتے ہیں جن سے پشمینہ کا اون حاصل ہوتا ہے۔ یہ اون قیمتی ہوتا ہے اسی لیے پشمینے کی شالیں بہت مہنگی ہوتی ہیں۔ لداخ کے لوگ بڑی احتیاط سے اپنی بھیڑوں کا اون جمع کرتے ہیں اور اسے کشمیری تاجروں کو فروخت کرتے ہیں۔ پشمینہ شالیں زیادہ تر کشمیر میں بُنی جاتی ہیں۔

یہاں کے لوگ گوشت، پنیر اور مکھن جیسی دودھ سے بنی چیزیں کھاتے ہیں۔ ہر کنبے کے پاس کچھ نہ کچھ بکریاں، گائیں اور ''زو'' (Dzo) یعنی یاک گائے ہوتے ہیں۔ ریگستان ہونے کا مطلب یہ نہیں

لدّاخ کے پہاڑی ریگستان کا بنجر اور خشک علاقہ

پشمینہ شال بنتے ہوئی ایک عورت

ہے کہ لداخ میں تاجر نہیں آتے تھے۔ لداخ کو ایک اچھا تجارتی راستہ مانا جاتا تھا کیونکہ یہاں کئی درّے تھے جن سے گزر کر تاجروں کے کارواں موجودہ تبّت تک سفر کیا کرتے تھے۔ یہ کارواں کپڑا اور مسالے، کچا ریشم اور قالین لے کر جاتے تھے۔

بدھ مت لداخ ہی سے تبت پہنچا۔ لداخ کو "چھوٹا تبت" کہا جاتا ہے۔ اس خطے میں اسلام چار سو برس پہلے آیا اور یہاں کی آبادی کا ایک اچھا خاص حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

لداخ میں گیتوں اور گانوں کی ایک وسیع اور ثروت مند روایت چلی آرہی ہے۔ تبت کی قومی کتھا "کیسر کا قصہ" مسلمان اور بودھ دونوں مل کر گاتے ہیں۔

کیرالا ہندوستان کے جنوب مغربی کونے میں واقع ایک ریاست ہے، جو ایک طرف سمندر اور دوسری جانب پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے۔ یہاں کے پہاڑوں پر لونگ اور الائچی جیسے کئی گرم مسالے اُگائے جاتے ہیں۔ مسالوں کی بدولت ہی یہ علاقہ تاجروں کے لیے کشش کا سبب بنا۔ سب سے پہلے یہاں یہودی اور عرب تاجر آئے۔ حضرت عیسیٰ کے ایک حواری سینٹ تھامس کے بارے میں خیال ہے کہ وہ یہاں آج سے 2000 برس قبل آئے تھے اور ہندوستان میں عیسائیت کی آمد کا سہرا انہی کے سر ہے۔

بہت سے عرب تاجر بھی یہاں آئے اور بس گئے۔ ابن بطوطہ نے جو تقریباً سات سو برس پہلے یہاں کے سفر پر آئے تھے، ایک سفرنامہ اس علاقے کے مسلمانوں کی زندگی کے بارے میں لکھا۔ اس میں یہاں کے مسلمانوں کی زندگی کا بیان ہے اور لکھا ہے کہ مسلم طبقہ بہت معزز مانا جاتا ہے۔ پھر واسکوڈی گاما کے جہاز کے یہاں پہنچنے کے ساتھ پرتگالیوں

چین کا فشنگ نیٹ

نے یوروپ سے ہندوستان تک کا بحری راستہ دریافت کیا۔ ان تمام مختلف تاریخی اثرات کی وجہ سے کیرالا میں کئی مذہبوں کے ماننے والے رہتے

کشتی دوڑ کیرالا میں منائے جانے والے اونم تہواروں کا ایک اہم حصہ ہے۔

ہیں۔ مثلاً یہودی، عیسائی، مسلمان، ہندو اور بودھ۔ یہاں استعمال کیے جانے والے مچھلی پکڑنے کے جال بالکل چینی جالوں کی مانند نظر آتے ہیں اور کیرالا میں انھیں ''چینالا'' کہا جاتا ہے۔ مچھلی تلنے کے برتن کو بھی یہاں ''چینا چٹی'' کہتے ہیں۔ ایسا مانا جاتا ہے کہ یہ لفظ ملک چین سے ہی آیا ہے۔ یہاں کی زرخیز مٹی اور عمدہ آب و ہوا چاول کی کاشت کے لیے بہت موزوں ہیں اور لوگوں کی اکثریت چاول، مچھلی اور سبزیاں کھاتی ہے۔

حالانکہ کیرالا اور لداخ جغرافیائی خصوصیات کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں، دونوں علاقوں کی تاریخ نے یکساں ثقافتی اثرات دیکھے ہیں۔ دونوں ہی علاقوں پر چینی اور عرب تاجروں نے اپنا اپنا اثر ڈالا۔ کیرالا کی جغرافیائی نوعیت کی بناء پر یہاں گرم مسالوں کی کاشت اور لدّاخ کے خصوصی محل وقوع کی وجہ وہاں ہونے والی اون کی پیداوار نے ان دونوں ریاستوں نے تاجروں کو اپنی طرف کھینچا۔ اس طرح کسی خطّے کی تاریخ اور جغرافیہ کا اکثر وہاں کی ثقافت سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔

الگ الگ تہذیبوں اور ثقافتوں کا اثر محض ماضی کی چیز نہیں ہے۔ ہماری آج کی زندگی بھی کام کی تلاش میں ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل و حرکت ہی ہے اور ہر نقل و حرکت کے ساتھ ہماری ثقافتی روایات اور طرز زندگی رفتہ رفتہ اس نئ جگہ کا حصہ بن جاتے ہیں جہاں ہم سکونت اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی طرح اپنے نئے پڑوس یا ماحول میں ہم مختلف فرقوں کے قریب آتے ہیں اور ان کے ساتھ رہنے لگتے ہیں۔ ہماری روزمرہ زندگی بھی ان طور طریقوں سے وابستہ ہے جن کے ذریعے ہم چیزوں کو مل جُل کر انجام دیتے ہیں اور ایک دوسرے کی زندگیوں، رسم و رواج اور روایات کے قصے سنتے ہیں۔

کثرت میں وحدت
(Unity in Diversity)

ہندوستان کا تنوع ہمیشہ اس کی طاقت کا سرچشمہ مانا گیا ہے۔ ملک پر برطانوی حکومت کے قبضے کے دوران مختلف ثقافتی، مذہبی اور علاقائی پس منظر کے مردوں اور عورتوں نے مل کر اس کی مخالفت اور مزاحمت کی۔ ہندوستان کی جنگ آزادی میں مختلف فرقوں اور علاقوں کے ہزاروں لوگ شامل ہوئے۔ وہ مل کر جدو جہد کرنے کے فیصلے کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ ہو گئے، ساتھ ہی جیل گئے اور انہوں نے انگریزوں کا مقابلہ کرنے کے طریقے مل کر تلاش کیے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ انگریزوں کا یہ خیال تھا کہ وہ ہندوستانیوں میں پھوٹ ڈال سکتے ہیں کیونکہ وہ کئی اعتبار سے ایک دوسرے سے الگ یا مختلف ہیں اور اس طرح ان پر حکمرانی جاری رکھ سکتے ہیں۔ لیکن ہندوستانیوں نے دکھادیا کہ مختلف ہونے کے باوجود وہ کس طرح برطانوی قبضے کے خلاف متحد ہو سکتے ہیں۔

دن خون کے ہمارے پیارے نہ بھول جانا
خوشیوں میں اپنی ہم پر آنسو بہا کے جانا
صیاد نے ہمارے چن چن کے پھول توڑے
ویران اس چمن میں کوئی گُل کھلا کے جانا
دن خون کے ہمارے پیارے نہ بھول جانا

گولی بھی کھا کے سوئے جلیان باغ میں ہم
سونی پڑی قبر پر دیا جلا کے جانا
دن خون کے ہمارے پیارے نہ بھول جانا

ہندو و مسلموں کی ھوتی ھے آج ھولی
بھتے ھیں ایك رنگ میں دامن بھگو کے جانا
دن خون کے ہمارے پیارے نہ بھول جانا

کچھ جیل میں پڑے ھیں کچھ قبر میں گڑے ھیں
دو بوند آنسو ان پر پیارے بھا کے جانا
دن خون کے ہمارے پیارے نہ بھول جانا

انڈین پیپلز تھیٹر ایسوسی ایشن (اپٹا)

یہ گیت امرتسر کے جلیاں والے باغ کے اُس قتل عام کے بعد گایا گیا تھا جس میں ایک برطانوی فوجی افسر نے نہتے امن پسند لوگوں کے بہت بڑے مجمع پر گولی چلا کر بڑی تعداد میں مار ڈالا تھا۔ بہت سے لوگ زخمی بھی ہوئے تھے۔ مرد اور عورتیں، ہندو، سکھ اور مسلمان، امیر اور غریب برطانوی حکومت کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے یہاں جمع ہوئے تھے۔ یہ گیت اُن بہادر لوگوں کی یاد میں لکھا اور گایا گیا تھا۔

ایسے گیت اور علامات، جو آزادی کی جدو جہد کے دوران ابھر کر سامنے آئے ہمارے ملک کے تنوع کے احترام کی مسلسل یاد دہانی کراتے ہیں۔ کیا آپ کو ہندوستانی جھنڈے کی کہانی معلوم ہے؟ لوگوں نے اس کو ہر جگہ برطانیہ کے خلاف ایک علامتی نشان کے طور پر استعمال کیا۔ اپنی کتاب ''ڈسکوری آف انڈیا'' میں جواہر لعل نہرو نے لکھا ہے کہ ہندوستان کا اتحاد کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو باہر سے لا کر تھوپی گئی ہو بلکہ یہ اپنے آپ میں ایک زیادہ گہری چیز ہے۔ مذہبوں اور رسم و رواج کا بھرپور احترام کیا جاتا تھا اور نہ صرف اس کی ہر شکل کو قبول کیا جاتا تھا بلکہ اس پر عمل بھی کیا جاتا تھا اور اس کی ہمت افزائی کی جاتی تھی۔ ''کثرت میں وحدت'' کا محاورہ نہرو جی نے ہندوستان کی اصلیت کو بتانے کے لیے بنایا تھا۔

ہندوستان کا قومی ترانہ جسے رابندر ناتھ ٹیگور نے لکھا اور جس کی دُھن بھی انہوں نے بنائی، ہندوستان کی وحدت کا ایک اظہار ہے۔ ہمارا قومی ترانہ اس اتحاد کو کس طور پر بیان کرتا ہے؟
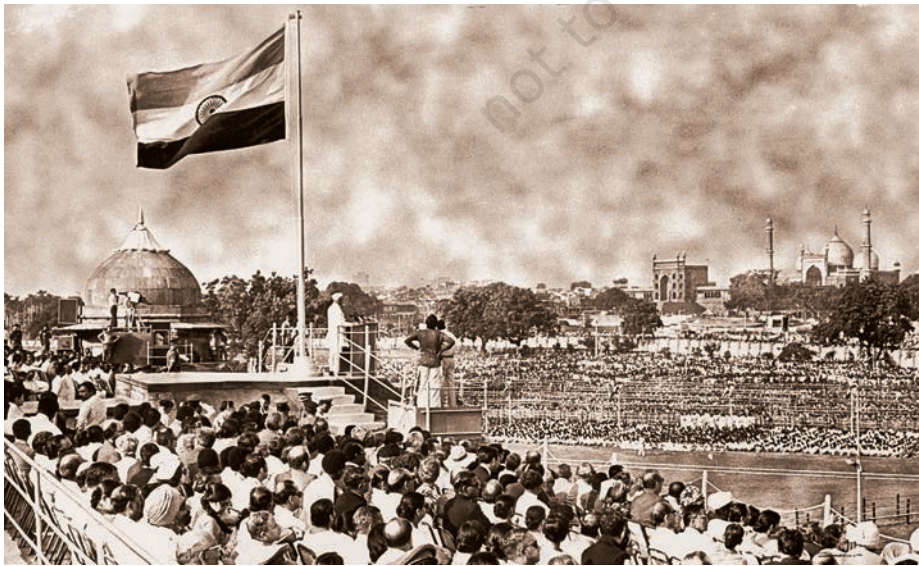
پنڈت نہرو یوم آزادی کے موقعے پر تقریر کرتے ہوئے

سوالات

1۔ اپنی بستی میں منائے جانے والے مختلف تہواروں کی فہرست بنائیے۔ ان کی کن خوشیوں میں مختلف مذہبی اور علاقائی فرقوں کے لوگ شامل ہوتے ہیں؟

2۔ آپ کے خیال میں وہ کون سی چیز ہے جو تنوع کے قیمتی ورثے کے ساتھ ہندوستان میں رہنے کے سبب آپ کی زندگی میں شامل ہوتی ہے؟

3۔ کیا آپ کے خیال میں ''کثرت میں وحدت'' کی اصطلاح ہندوستان کے بارے میں بتانے کے لیے موزوں اصطلاح ہے؟ آپ کے مطابق نہرو ان الفاظ کے ذریعے ہندوستان کی وحدت کے بارے میں کیا کہنے کی کوشش کر رہے ہیں، جنھیں ان کی کتاب ''ڈسکوری آف انڈیا'' سے لیا گیا ہے؟

4۔ گیت کے اس سطر کے نیچے لکیر کھینچیے جسے جلیاں والا باغ کے قتل عام کے بعد گایا گیا تھا اور جو آپ کے خیال میں ہندوستان کی بنیادی اور لازمی وحدت کی عکاسی کرتی ہے۔

5۔ ہندوستان کے کسی دوسرے علاقے منتخب کر کے اس کے تنوع پر اثر انداز ہونے والے تاریخی اور جغرافیائی عوامل کا ایسا ہی مطالعہ کیجیے۔ کیا یہ تاریخی اور جغرافیائی عوامل ایک دوسرے سے وابستہ ہیں؟ اگر ہیں تو کس طرح؟